سبق ۶ نام دیو۔ مالی

مصنف کا تعارف: **مولوی عبدالحق (۱۸۷۰ء-۱۹۶۱ء)**

مولوی عبدالحق ضلع میرٹھ (یوپی، انڈیا) کے ایک گاؤں ہاپوڑ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کرنے کے بعد سکول اور کالج کی تعلیم علی گڑھ میں ہوئی جہاں سر سید احمد خاں، مولانا حالی، مولانا شبلی نعمانی، پروفیسر تھامس آرنلڈ اور نواب محسن الملک جیسے صاحبانِ علم و فضل سے استفادے کا موقع ملا۔ ملازمت کا آغاز حیدر آباد (دکن) میں ایک سکول سے کیا۔ بعد ازاں صدرِ مہتمم تعلیمات تعینات ہو کر اورنگ آباد منتقل ہو گئے مگر کچھ ہی عرصے بعد یہ ملازمت ترک کر دی اور عثمانیہ کالج اورنگ آباد کے پرنسپل بن گئے اور ۱۹۳۰ء میں اس عہدے سے سبک دوش ہوئے۔

مولوی عبدالحق ۱۹۱۲ء میں ''انجمن ترقی اُردو'' کے سیکرٹری منتخب ہوئے تو اُنھوں نے اس انجمن کو ایک فعال علمی ادارہ بنا دیا۔ وہ ۱۹۳۵ء تک حیدر آباد (دکن) میں اور ۱۹۳۶ء سے لے کر ۱۹۴۷ء تک دہلی میں اسی حیثیت پر فائز رہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں انجمن ترقی اُردو کا دفتر لے کر کراچی آ گئے۔

مولوی عبدالحق کی تمام تر زندگی خدمت و ایثار اور عزم و استقلال کی داستان ہے۔ اُنھوں نے اپنی ساری عمر اُردو زبان کی خدمت میں اس کی ترقی و بقا کے لیے طرح طرح کی لڑائیاں لڑنے میں بسر کی۔ کہا کرتے تھے: ''میرا اُٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا اور پڑھنا لکھنا، دوستی، تعلق، روپیا پیسا، سب کچھ اُردو کے لیے مختص ہے۔'' اس لیے انھوں نے اردو کے اہتمام میں کراچی میں اُردو آرٹس کالج، اُردو سائنس کالج، اُردو کامرس کالج، اُردو لاء کالج اور اُردو یونی ورسٹی کے قیام کو عملی جامہ پہنایا اور اُردو کے دو رسالے ''اُردو''، ''قومی زبان'' جاری کیے جو آج بھی اُردو زبان و ادب کی خدمت کر رہے ہیں۔

مولوی عبدالحق کی اَن گنت تصانیف ہیں۔ ان کی تحریر میں بے ساختگی اور ستھرا پن ہے اور وہ جگہ جگہ بڑی خوب صورتی سے ہندی کے کومل لفظوں کا استعمال بھی کرتے ہیں اور ان کی تحریر بول چال کی زبان نظر آتی ہے۔

''چند ہم عصر'' ان کی ایسی تصنیف ہے جس میں انھوں نے اپنے ۲۴ ہم عصروں کے خاکے لکھے ہیں۔ شاملِ کتاب خاکہ ''نام دیو۔ مالی'' اسی کتاب سے مستعار ہے اور جیسا کہ خاکے کے نام ہی سے ظاہر ہے یہ ایک ایسے مالی کا خاکہ ہے جس کا اوڑھنا بچھونا اس کے پودے تھے۔

مرکزی خیال

بابائے اُردو مولوی عبدالحق نے یہ پیغام دیا ہے کہ محنت ہی کسی انسان کو درجہ کمال تک لے جاتی ہے۔ کسی کام کو فرض سمجھ کر ادا کرنے والا کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ نام دیو مالی پیشہ کے لحاظ سے مالی تھا۔ لیکن کام کے ساتھ لگن، شوق اور محبت اُسے دلوں میں امر کر گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو مختلف صلاحیتیں عطا کر رکھی ہیں، اگر ہم سچے جذبے کے ساتھ اپنی صلاحیتوں کا استعمال کریں گے تو لوگ ضرور ہماری قدر کریں گے۔

خلاصہ

نام دیو مقبرہ رابعہ دورانی اورنگ آباد کے باغ میں مالی تھا۔ وہ کم تر ہونے کے باوجود سچا اور کھرا انسان تھا۔ مقبرے کا باغ مولوی عبدالحق کی نگرانی میں تھا اور ان کا مکان اس باغ کے احاطے میں تھا۔ نام دیو کا کام ان کے بنگلے کے سامنے چمن بنانے کا تھا۔ مولوی صاحب اندر کمرے میں کام

www.ilmkidunya.com

کرتے رہتے اور جب کبھی نظر اُٹھا کر دیکھتے تو نام دیو کو ہر وقت کام میں مصروف پاتے۔ یہ کبھی پودے کا تھانولا صاف کرتا تو کبھی انھیں آہستہ آہستہ پانی ڈالتا اور پھر پیچھے مڑ کر انھیں دیکھتا اور دل ہی دل میں خوش ہوتا۔ اسے کام میں مگن دیکھ کر مجھے اس میں دلچسپی ہوگئی۔ نام دیو کی کوئی اولاد نہ تھی اس لیے وہ اپنے پودوں کو اپنی اولاد سمجھتا اور ان کی پرورش کرتا۔ انھیں پیار کرتا، ان سے ہی باتیں کرتا اور ان کو پھلتا پھولتا دیکھ کر ایسے خوش ہوتا جیسے باپ اپنے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

اگر کبھی کسی پودے کو بیماری لگ جاتی تو اسے فکر لاحق ہو جاتی۔ وہ دوائیں لاتا یا داروغہ سے کہہ کر منگواتا، پودوں کا علاج کرتا اور ہزار جتن سے اپنے باغ کو سرسبز و شاداب رکھتا۔ باغ میں رہنے سے اسے جڑی بوٹیوں کی شناخت ہوگئی تھی اور بچوں کے علاج کرنے میں بڑی مہارت حاصل تھی۔ دُور دُور سے لوگ اپنے بچوں کے علاج کے لیے آتے۔ وہ جڑی بوٹیوں سے مفت علاج کرتا تھا۔ وہ خود صاف ستھرا رہتا اور اپنے باغ کو بھی صاف رکھتا۔ وقت پر اس کی کانٹ چھانٹ اور سینچائی کرتا۔ نام دیو کو اپنے کام سے اتنا لگاؤ تھا کہ اسے کبھی کچھ کہنے سننے کی ضرورت پیش نہ آئی۔ وہ بغیر کسی انعام کے اپنا کام کرتا تھا۔ ایک سال بارشیں کم ہوئیں۔ کنوؤں اور باؤلیوں میں پانی برائے نام رہ گیا جس سے کچھ پودے اور پیڑ سوکھ گئے لیکن اس کا باغ ہرا بھرا تھا۔ کیونکہ وہ دُور دُور سے پانی کا ایک ایک گھڑا اپنے سر پر اُٹھا کر لاتا اور پودوں کی پیاس بجھاتا۔ مصنف نے اس کی محنت دیکھ کر اُسے انعام دینا چاہا لیکن اُس نے یہ کہہ کر انعام لینے سے انکار کر دیا کہ بھلا کوئی اپنے بچوں کو پالنے میں انعام کا مستحق ہوتا ہے۔

جب اعلیٰ حضرت کو اورنگ آباد کی خوش گوار آب و ہوا میں باغ لگانے کا خیال آیا تو یہ کام ڈاکٹر سید سراج الحسن کے ذمے کیا گیا۔ ان کا باغبانی کا ذوق مشہور تھا۔ وہ نام دیو کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اسے مقبرے سے شاہی باغ لے گئے۔ جہاں دور دور سے آئے ہوئے بیسیوں مالی کام کرتے تھے، نام دیو نے یہاں بھی ویسے ہی دل لگا کر کام کیا۔ اس کے پاس فنِ باغبانی کا کوئی بھی ڈپلومہ نہیں تھا۔ وہ ہر وقت اپنی دھن میں کام میں لگا رہتا۔ دوسرے مالی لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ اس کی ایسی کوئی سرگرمی نہ تھی۔ بس ہر وقت اپنے کام میں مصروف رہتا۔

ایک دن شہد کی مکھیوں کی یورش ہوئی سب مالی بھاگ کر چھپ گئے، نام دیو بے خبر اپنے کام میں مگن تھا اسے خبر بھی نہ ہوئی موت اس کے سر پر ہے۔ مکھیوں کا غضب ناک جھلڑ اس پر ٹوٹ پڑا۔ اتنا کاٹا کہ بے دم ہوگیا اور آخر جان دے دی۔ وہ بہت سادہ مزاج، بھولا بھالا اور منکسر المزاج تھا۔ اس کے چہرے پر ہر وقت مسکراہٹ رہتی۔ اسے کام سے عشق تھا آخر کام کرتے کرتے اس دنیا سے رخصت ہوگیا۔

وہ ہر موسم میں برابر کام کرتا رہتا۔ اسے اپنے کام پر کبھی غرور نہ ہوتا تھا۔ اُس نے کبھی سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ کوئی نیکی کر رہا ہے کیونکہ نیکی اُس وقت ختم ہو جاتی ہے جب انسان کو اس کا احساس ہونے لگ جائے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر فرد میں کوئی نہ کوئی صلاحیت رکھی۔ اس صلاحیت کو عروج تک پہنچانا ہی نیکی ہے۔ یہی کام نام دیو نے کیا تھا۔ اس کے اندر جو صلاحیت تھی اسے درجۂ کمال تک پہنچانے کی کوشش میں جان کی بازی لگا دی۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
آئینہ بنا رکھا تھا	شیشے کی طرح صاف ستھرا بنا رکھا تھا	آفت ٹوٹ پڑنا	مصیبت آنا
آرام طلبی	سستی، کاہلی	آس پاس	اردگرد
آبِ حیات	ایسا پانی جسے پی کر ہمیشہ کی زندگی مل جائے۔ زندگی بخش پانی	امتیاز	فرق، تمیز

www.ilmkidunya.com

اُلٹے پاؤں	پیچھے ہٹ کر	احاطہ	چاردیواری
استعداد	صلاحیت	اُپج	نئی بات۔ انوکھی بات۔ ایجاد
اورنگ آباد	اورنگ زیب عالمگیر کے نام پر بسا شہر۔ دکن کا شہر	اعتبار سے	سلسلے سے۔ لحاظ سے
بیگار	اُجرت کے بغیر کام لینا۔ زبردستی کا کام	برائے نام	بہت کم
بے مثل	لاثانی	بھولا بھالا	سیدھا سادہ۔ معصوم
بڑائی	بزرگی	بیڑی پینا	سگریٹ پینا
باولی	ایسا کنواں جس میں سیڑھیاں اُترتی ہوں	بدولت	کی وجہ سے
بیسیوں	بہت سے	بے دم ہو جانا	بے جان ہو جانا
بساط	ہمت۔ حیثیت	بیر	دشمنی
بشاشت	خوشی	بلا تامل	بغیر کسی ہچکچاہٹ کے۔ بغیر سوچ سمجھے
پیڑ	درخت	پرکھنا	پہچاننا
پٹاپٹ	بھرا	پھولنا پھلنا	بڑھنا۔ پھل لانا
پرورش	پالنا	پالنا پوسنا	پرورش کرنا
پروا	خیال	پروان چڑھنا	پھلنا پھولنا۔ بڑھنا
تھانولا	پودے کے گرد کا احاطہ۔ پودوں کو پانی دینے کی جگہ	تنگی ترشی	مشکل حالات
ترتیب و تعمیر	سجاوٹ اور بناوٹ	تعجب	حیرانی
تلف ہونا	ضائع ہونا	تفویض	سپرد۔ ذمہ داری دینا
توانا	طاقت ور	تمنا	خواہش۔ آرزو
ٹھاٹ	شان و شوکت	ٹانٹا	مضبوط
جتن	کوشش	جانچ پڑتال	حساب کتاب
جاڑا	سردی	جھکڑ	جھنڈ، غول
جھاڑنا بہارنا	صاف کرنا۔ جھاڑ دینا	جھاڑ جھنکار	فالتو جڑی بوٹیاں
جلاپا	حسد	چوکا	ہندوؤں کا باورچی خانہ۔ چبوترہ
چمن	پھولوں کا باغ	حیرت	حیرانی

www.ilmkidunya.com

حسن	خوب صورتی۔ بھلائی	حوض	تالاب
خلق اللہ	اللہ کی مخلوق	خاص کر	خاص طور پر
دل بڑھنا	حوصلہ ہونا	دنیا و مافیہا	دنیا اور جو کچھ اس میں ہے
دِق	تپ دِق۔ ٹی بی	دنیا سے رخصت ہونا	مر جانا
درجۂ کمال	انتہائی درجے تک	داروغہ	نگہبان۔ محافظ
دھن	لگن	ڈھو ڈھو کر لانا	سر پر اُٹھا کر لانا
ڈول	کنوئیں سے پانی نکالنے کا برتن	ڈھیل	سستی۔ کمزوری۔ نرمی
ڈپلومہ	سرٹیفکیٹ	ڈھیڑ	ہندوؤں کی ایک ذات جنھیں "شودر" قرار دیا جاتا ہے
ڈانٹ ڈپٹ کرنا	بُرا بھلا کہنا	ذات	قوم
ذوق	شوق۔ لگاؤ	روش	پگڈنڈی۔ کیاری
رُخ	جانب۔ پہلو۔ انداز	رنگ	انداز
رسوئی	کھانا پکانے کی جگہ (ہندوانہ)	روگ	مرض، بیماری
رابعہ	اورنگ زیب عالمگیر کی بیوی کا نام	رفتہ رفتہ	آہستہ آہستہ
سیوا	خدمت	سچا لگاؤ	محبت
سیندھی شراب	کھجور کے رس سے تیار کی جائے والی شراب	ساؤں	چھاؤں
سند	ڈگری	سنسنان	ویران۔ اُجاڑ
ستائش	تعریف	سپرد	حوالے
سینچائی	پودوں کو پانی دینا	شفقت	محبت۔ ہمدردی
شناخت	پہچان	شامی	ملک شام کے رہنے والے
صلاحیت	قابلیت	صلہ	بدلہ، انعام
عزیز	پیارا	غضب ناک	غصے میں بھرا ہوا
فطرتاً	عادت، پیدائش طور پر	فنِ باغبانی	باغ لگانے کا فن
فیض	برکت، فائدہ	فکر	پریشانی
قیس	عرب کے قبیلہ بنو عامر کا فرد۔ مجنوں۔ لیلیٰ کا عاشق	قحط	کال۔ خشک سالی
قلت	کمی	قدر دان	قدر جاننے والا

www.ilmkidunya.com

قضا	موت	کوہ کن	پہاڑ کاٹنے والا۔ شیریں کا عاشق فرہاد
کانٹ چھانٹ کرنا	اضافی شاخوں کو کاٹنا	کھینچ تان کر کام لینا	زبردستی کام لینا
کارگزار	اچھا کام کرنے والے	کاہل	سست
کام چور	محنت سے جی چرانے والا	کارگزاری	اچھا کام
کمال	مہارت	گدلا	مٹی والا۔گندا
لذت	لطف،مزا	مالی	باغ کی نگہبانی کرنے والا
مقبرہ	مزار،قبر	مصنوعی	بناوٹی۔جعلی
میراث	ورثہ۔ترکہ	مگن	مصروف
مہارت	قابلیت	مجال	جرأت۔ہمت
مستعد	ہوشیار۔پھرتیلا	موروثی	باپ دادا کی طرف سے ملنے والی
مرجھائے ہوئے	کملائے ہوئے	میسر آنا	ملنا
مستحق	حق دار	مسکن	ٹھکانہ
محظوظ ہونا	لطف اندوز ہونا	منکسر المزاج	نرم طبیعت۔عاجز
معیار	پیمانہ۔کسوٹی	مہا کاج	بڑا کام۔عمدہ کام
نیچ	گھٹیا۔کمتر	نگران کار	کام کی نگرانی کرنے والے
نگرانی	حفاظت۔نگہبانی	نسلی	نسل سے متعلق۔نسل در نسل
نگہداشت کرنا	دیکھ بھال کرنا	نوبت	موقع، حالت
نڈھال	کمزور	وویعت کرنا	عطا کرنا
ہمہ تن	مکمل طور پر	ہم عصر	ہم زمانہ
ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا	بے کار بیٹھنا	یورش	حملہ

پیراگراف کی تشریح

پیراگراف 1: نام دیو، مقبرہ رابعہ دورانی اورنگ آباد (دکن) کے باغ میں مالی تھا۔ ذات کا ڈھیڑ جو بہت نیچ قوم خیال کی جاتی ہے۔ قوموں کا امتیاز مصنوعی ہے اور رفتہ رفتہ نسلی ہو گیا ہے۔ سچائی، نیکی، حسن کسی کی میراث نہیں۔ یہ خوبیاں نیچی ذات والوں میں بھی ایسی ہی ہوتی ہیں جیسی اونچی ذات والوں میں۔

حوالہ متن: سبق کا عنوان : نام دیو۔ مالی

مصنف کا نام : مولوی عبدالحق

ماخذ : چند ہم عصر

www.ilmkidunya.com

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نام دیو	مالی کا نام	ڈھیڑ	ہندوؤں کی ایک کمتر ذات
نیچ	کم تر، کم حیثیت	امتیاز	فرق، تمیز
نسلی	خاندانی	--	--

سیاق وسباق: مولوی عبدالحق نے اپنی ساری زندگی اُردو کی خدمت میں گزار دی۔ وہ ماہر لسانیات اور صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ وہ انجمن ترقی اُردو کے سیکرٹری تھے۔ اس سبق میں اُنھوں نے ایک ایسے مالی کو متعارف کروایا جس کا کام سب مالیوں سے جُدا تھا۔ وہ بچوں کی طرح پودوں سے پیار کرتا اور ہر وقت اپنے کام میں جُتا رہتا۔ جڑی بوٹیوں سے بچوں کا مفت علاج کیا کرتا۔ ایک دن شہد کی مکھیوں نے باغ پر حملہ کر دیا مگر نام دیو کام میں جُتا رہا حتیٰ کہ مکھیوں کی یورش سے اُس کی موت واقع ہو گئی۔

تشریح: دکن کے شہر اورنگ آباد میں مغلیہ خاندان کے عظیم بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی ملکہ رابعہ دورانی کے مزار کے اردگرد ایک باغ تھا۔ مصنف بتاتے ہیں کہ یہ باغ میری نگرانی میں تھا۔ جس کی دیکھ بھال کے لیے ایک مالی نام دیو رکھا ہوا تھا۔ وہ ذات کا ڈھیڑ تھا۔ ہندوؤں میں یہ قوم انتہائی گھٹیا اور کمتر سمجھی جاتی ہے۔ دراصل قوموں کے اعلیٰ اور ادنیٰ ہونا مصنوعی ہے اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ فرق پکا ہو گیا۔ ہمیشہ سچائی، بھلائی اور خوب صورتی جیسی صفات انسان کو ماں باپ کی طرف سے وراثت میں نہیں ملتیں بلکہ یہ خوبیاں اللہ تعالیٰ کی عنایت ہوتی ہیں۔ یہ خوبیاں نیچ ذات والوں کو بھی اتنی ہی عطا ہوتی ہیں جتنی کہ اعلیٰ ذات کے افراد کو۔ اللہ کی عطا کردہ ان خوبیوں کو استعمال کرنے والا نہ صرف اللہ تعالیٰ کے ہاں بلکہ دنیا والوں میں باعزت ہوتا ہے۔

پیراگراف 2: مَیں نے اپنے بنگلے کے سامنے چمن بنانے کا کام نام دیو کے سپرد کیا۔ مَیں اندر کمرے میں کام کرتا رہتا تھا۔ میری میز کے سامنے بڑی سی کھڑکی تھی۔ اس میں سے چمن صاف نظر آتا تھا۔ لکھتے لکھتے کبھی نظر اٹھا کر دیکھتا تو نام دیو کو ہمہ تن اپنے کام میں مصروف پاتا۔ بعض دفعہ اس کی حرکتیں دیکھ کر بہت تعجب ہوتا، مثلاً کیا دیکھتا ہوں کہ نام دیو ایک پودے کے سامنے بیٹھا، اس کا تھانولا صاف کر رہا ہے۔ تھانولا صاف کر کے حوض سے پانی لیا اور آہستہ آہستہ ڈالنا شروع کیا۔ پانی ڈال کر ڈول درست کی اور ہر رُخ سے پودے کو مڑ مڑ کر دیکھا۔ پھر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر اُسے دیکھنے لگا۔ دیکھتا جاتا تھا اور مسکراتا اور خوش ہوتا تھا۔ یہ دیکھ کر مجھے حیرت بھی ہوئی اور خوشی بھی۔ کام اُسی وقت ہوتا ہے، جب اُس میں لذت آنے لگے، بے مزہ کام نہیں، بیگار ہے۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نگرانی	نگہبانی، حفاظت	احاطے	چار دیواری
چمن	باغ	سپرد کرنا	حوالے کرنا
ہمہ تن	پوری توجہ سے	حرکتیں	عادتیں
تعجب	حیرانی	تھانولہ	پودے کے گرد بنا ہوا کم گہرا گڑھا
ڈول درست کرنا	پودے کے گرد بنے گڑھے کے کناروں کو درست کرنا	بیگار	بلا مزدوری، بغیر اجرت کے کام کرنا

www.ilmkidunya.com

سیاق وسباق: مولوی عبدالحق نے اپنی ساری زندگی اُردو کی خدمت میں گزار دی۔ وہ ماہر لسانیات اور صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ وہ انجمن ترقی اُردو کے سیکرٹری تھے۔ اس سبق میں انھوں نے ایک ایسے مالی کو متعارف کروایا جس کا کام سب مالیوں سے جُدا تھا۔ وہ بچوں کی طرح پودوں سے پیار کرتا اور ہر وقت اپنے کام میں جُتا رہتا۔ جڑی بوٹیوں سے بچوں کا مفت علاج کیا کرتا۔ ایک دن شہد کی مکھیوں نے باغ پر حملہ کر دیا مگر نام دیو کام میں جُتا رہا حتیٰ کہ مکھیوں کی یورش سے اُس کی موت واقع ہوگئی۔

تشریح: مصنف لکھتے ہیں کہ ریاست حیدر آباد دکن کے شہر اورنگ آباد میں مغلیہ خاندان کے بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کی ملکہ رابعہ دورانی کا مزار تھا۔ اس مزار کے اردگرد ایک باغ تھا۔ اس باغ کی زیبائش اور حفاظت کی ذمے داری حکومت کی طرف سے مجھے سونپ دی۔ باغ کی دیکھ بھال کے لیے وہاں ایک مالی نام دیو رکھا ہوا تھا۔ نام دیو بہت محنتی تھا۔ جس کمرے میں کام کرتا تھا اس کھڑکی کے قریب میری کرسی اور لکھنے پڑھنے والی میز تھی۔ میں اپنے لکھنے پڑھنے کے کام میں مصروف رہتا تھا اور جب کبھی لکھتے لکھتے کھڑکی سے باہر پھولوں کی کیاری کی طرف دیکھتا تو مجھے نام دیو مالی اپنے کام میں مصروف نظر آتا تھا۔ اس کی کچھ عادتیں دیکھ کر حیران ہوتا تھا۔ ایک بار میں نے مطالعہ کے دوران میں کھڑکی سے باہر دیکھا تو نام دیو مالی اک پودے کے سامنے بیٹھا اس کا گڑھا صاف کر رہا ہے۔ تاکہ اسے پانی اور کھاد اچھی طرح مل سکے۔ اس کے بعد اس نے حوض سے پانی لیا اور آہستہ آہستہ پودوں کو پانی دینا شروع کر دیا۔ پانی ڈالنے کے بعد کنارے درست کیے اور پودے کا دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے بغور جائزہ لیا۔ پھر اُلٹے پاؤں پیچھے ہٹ کر اُسے محبت سے دیکھ کر خوش ہو رہا تھا۔ یہ منظر دیکھ کر میں حیران بھی ہوا اور خوش بھی، میں سوچنے لگا کہ ایسا کام جس کام کے کرنے میں لطف آنے لگے وہ مشکل اور بوجھ نہیں لگتا۔ بلکہ اس کے کرنے میں آسانی اور خوشی محسوس ہوتی ہے اور انسان ساری کوفت اور تھکن بھول جاتا ہے۔

پیراگراف 3: ڈاکٹر صاحب کو آدمی پرکھنے میں بھی کمال تھا۔ وہ نام دیو کے بڑے قدر دان تھے۔ اُسے مقبرے سے شاہی باغ میں لے گئے۔ شاہی باغ آخر شاہی باغ تھا۔ کئی کئی نگرانِ کار اور بیسوں مالی اور مالی بھی کیسے کیسے، ٹوکیو سے جاپانی، تہران سے ایرانی اور شام سے شامی آئے تھے۔ اُن کے بڑے ٹھاٹ تھے۔ یہ ڈاکٹر صاحب کی اُپج تھی۔ وہ شاہی باغ کو حقیقت میں شاہی باغ بنانا چاہتے تھے۔ یہاں بھی نام دیو کا وہی رنگ تھا۔ اُس نے نہ فنِ باغ بانی کی کہیں تعلیم پائی تھی اور نہ اس کے پاس کوئی سند یا ڈپلومہ تھا، البتہ کام کی دُھن تھی۔ کام سے سچا لگاؤ تھا اور اسی میں اس کی جیت تھی۔ شاہی باغ میں بھی اسی کا کام مہا کاج رہا۔ دوسرے مالی لڑتے جھگڑتے، سیندھی شراب پیتے، یہ نہ کسی سے لڑتا جھگڑتا، نہ سیندھی شراب پیتا۔ یہاں تک کہ کبھی بیڑی بھی نہ پی۔ بس یہ تھا اور اس کا کام۔

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سیندھی	کھجور کا رس	پرکھنا	جانچنا
قدر دان	قدر کرنے والے	نگران کار	دیکھ بھال کرنے والے
ٹھاٹ	رعب شان۔ وشوکت	اُپج	انوکھی بات
سند	ڈگری	دھن	لگن
سچا لگاؤ	سچی محبت	مہا کاج	عمدہ کام۔ بڑا کام

www.ilmkidunya.com

سیاق و سباق: مولوی عبدالحق نے اپنی ساری زندگی اُردو کی خدمت میں گزار دی۔ وہ ماہر لسانیات اور صاحب طرز انشا پرداز تھے۔ وہ انجمن ترقی اُردو کے سیکرٹری تھے۔ اس سبق میں انھوں نے ایک ایسے مالی کو متعارف کروایا جس کا کام سب مالیوں سے جدا تھا۔ وہ بچوں کی طرح پودوں سے پیار کرتا اور ہر وقت اپنے کام میں جُتا رہتا۔ جڑی بوٹیوں سے بچوں کا مفت علاج کیا کرتا۔ ایک دن شہد کی مکھیوں نے باغ پر حملہ کر دیا مگر نام دیو کام میں جُتا رہا حتیٰ کہ مکھیوں کی یورش سے اُس کی موت واقع ہو گئی۔

تشریح: ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے انسان کو پہچاننے اور پرکھنے کی صلاحیت عطا کی تھی۔ وہ آدمی کو دیکھ کر اس کی خوبیوں کو جانچ لیتے تھے۔ اپنی پہلی ملاقات میں ہی انھوں نے نام دیو مالی کی صلاحیتوں کو پرکھ لیا اور اسے مقبرے سے شاہی باغ میں لے گئے۔ شاہی باغ مغلیہ خاندان کے اعلیٰ ذوق کا نمونہ تھا۔ اس کی دیکھ بھال کے لیے دنیا کے مختلف ممالک سے کئی مالی بلائے گئے۔ کسی کا تعلق جاپان کے شہر ٹوکیو سے تھا تو کوئی ایران سے اور کوئی شام سے تھا۔ اُن کی بڑی شان و شوکت تھی مگر یہ ڈاکٹر صاحب کی اعلیٰ بصیرت اور مردم شناسی تھی کہ اس باغ کو شاہی باغ بنانے کے لیے انھوں نے نام دیو مالی کا انتخاب کیا۔ انھیں پورا یقین تھا کہ صرف نام دیو مالی ہی اس باغ کو بے مثل بنا سکتا ہے۔ اس نے اپنی محنت کے سبب شاہی باغ کو اس کی شاہانہ شان و شوکت عطا کرنے کے لیے کوئی کمی نہ چھوڑی۔ اس نے کسی ادارے سے باغبانی کی باقاعدہ تعلیم اور تربیت حاصل نہیں کی تھی نہ ہی اس کے پاس کسی ادارے کی سند یا سرٹیفکیٹ تھا۔ البتہ خلوص نیت، محنت اور اپنے کام سے سچی لگن جیسی صفات کی بنا پر وہ دوسروں مالیوں پر برفوقیت لے گیا۔ شاہی باغ میں اس کا کام دوسرے مالیوں سے زیادہ اچھا ہوتا تھا۔ دوسرے مالی ایک دوسرے سے خوب لڑتے جھگڑتے، الزام تراشی کرتے تھے اور کھجور کے رس سے بنی ہوئی شراب پیتے مگر نام دیو نہ کسی سے لڑتا جھگڑتا اور نہ ہی کبھی کھجور کے رس کی بنی ہوئی شراب پیتا تھا بلکہ وہ تو بیڑی تک نہیں پیتا تھا۔ وہ دن رات اپنے کام میں مگن رہتا تھا۔ اپنا کام کر کے اُسے اطمینان اور سکون ملتا تھا۔

مشق

ا۔ درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) نام دیو پودوں اور پیڑوں کو سمجھتا تھا:

(الف) اپنا دوست (ب) اپنا دشمن (ج) اپنا بجن (د) اپنی اولاد ✓

(ii) نام دیو کے لگائے ہوئے پودے ہمیشہ:

(الف) تلف ہوئے (ب) پروان چڑھے ✓ (ج) سوکھ کر رہ گئے (د) ویسے کے ویسے رہے

(iii) نام دیو بچوں کا علاج کرتا تھا:

(الف) تعویذ گنڈوں سے (ب) ٹونے ٹوٹکوں سے (ج) جڑی بوٹیوں سے ✓ (د) دوا دارو سے

(iv) نام دیو کی موت واقع ہوئی:

(الف) دل کے عارضے سے (ب) ٹانگ ٹوٹنے سے

(ج) درخت پر سے گرنے سے (د) شہد کی مکھیوں کی یورش سے ✓

(v) ہر شخص میں قدرت نے کوئی نہ کوئی رکھی ہے:

(الف) استعداد (ب) خوبی (ج) صلاحیت ✓ (د) برائی

جواب

(i)	(د)	(ii)	(ب)	(iii)	(ج)	(iv)	(د)	(v)	(ج)

۲۔ سبق ''نام دیو۔ مالی'' کے متن کے مطابق سوالوں کے جواب لکھیں۔

(الف) نام دیو۔ مالی کا تعلق کس ذات سے تھا؟

جواب: نام دیو۔ مالی کا تعلق ہندوؤں کی ایک بہت نیچ ذات ڈھیٹر سے تھا۔

(ب) نام دیو کو اپنے پودوں سے کس حد تک لگاؤ تھا؟

جواب: نام دیو کو اپنے لگائے ہوئے پودوں سے بہت محبت تھی۔ وہ ایک ایک پودے کی دیکھ بھال کرتا۔ پودوں کے پاس بیٹھتا، ان کو پیار کرتا اور ان سے باتیں کرتا۔ چوں کہ اس کی کوئی اولاد نہ تھی وہ اپنے پودوں کی نگہداشت اپنے بچوں کی طرح کرتا۔

(ج) نام دیو کا اگر کوئی پودا بیمار پڑ جاتا تو وہ اس کے لیے کیا کیا جتن کرتا تھا؟

جواب: نام دیو مالی کا اگر کوئی پودا بیمار پڑ جاتا تو وہ بے حد فکر مند ہو جاتا۔ باغ کے داروغہ سے کہہ کر دوائی منگواتا۔ پودے کی دل و جان سے سیوا کرتا۔ ہزار ہا جتن کر کے پودے کو بچا لیتا۔ حتیٰ کہ قحط کے دنوں میں بھی دُور دُور سے پانی لا کر پودوں کو دیتا۔ کسی ماہر ڈاکٹر کی طرح نام دیو اپنے پودوں کی دیکھ بھال کرتا۔

(د) نام دیو کی موت کیسے واقع ہوئی؟

جواب: ایک دن باغ میں نام دیو اور دوسرے مالی کام کر رہے تھے کہ شہد کے مکھیوں کی یورش ہوئی۔ باقی سب مالی ڈر سے بھاگ کر چھپ گئے مگر نام دیو اپنے کام میں اتنا مگن تھا کہ اسے خبر ہی نہ ہوئی کہ قضا اس کے سر پر کھیل رہی ہے۔ مکھیوں کے جھلڑ نے اسے اتنا خوف ناک کاٹا کہ وہ بے دم ہو گیا۔ آخر اسی میں اس نے جان دے دی۔

(ہ) نیکی اور بڑائی کا معیار کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے ہر انسان میں بے شمار صلاحیتیں رکھی ہیں۔ اپنی ان خوبیوں کو درجۂ کمال تک پہنچانے میں نیکی اور بڑائی کا ہاتھ ہوتا ہے۔ نیکی اس وقت تک نیکی رہتی ہے جب تک آدمی کو یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کوئی نیکی کر رہا ہے۔ جہاں اس نے یہ سمجھنا شروع کیا کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے تو وہ نیکی، نیکی نہیں رہتی بلکہ بڑائی بن جاتی ہے۔

۳۔ سبق ''نام دیو۔ مالی'' کے پیش نظر خالی جگہیں پُر کریں۔

(الف) کام اُسی وقت ہوتا ہے جس اس میں لذت آنے لگے۔ بے مزہ کام، کام نہیں ________ ہے۔

(ب) اُس کے لگائے ہوئے پودے ہمیشہ ________ چڑھے اور کبھی کوئی پیڑ ضائع نہ ہوا۔

(ج) باغوں میں رہتے رہتے اُسے ________ کی بھی شناخت ہو گئی تھی۔

(د) اپنے ________ کو پالنے پوسنے میں کوئی انعام کا مستحق نہیں ہوتا۔

(ہ) ایک دن نہ معلوم کیا بات ہوئی کہ شہد کی مکھیوں کی ________ ہوئی۔

www.ilmkidunya.com

جواب

(الف)	بیگار	(ب)	پروان	(ج)	جڑی بوٹیوں	(د)	بچوں	(ہ)	یورش

تفہیم عبارت:

بات کو دوسروں تک پہنچانے میں زبان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ امتحان میں طلبہ کی قابلیت کا جائزہ لینے کے لیے کسی تحریر کا اقتباس اور اس کے آخر میں چند سوالات دیے جاتے ہیں جن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس تحریر کے مفہوم کو کس حد تک سمجھتے ہیں۔ اس ضمن میں چند باتیں ہمیشہ ملاحظہ رکھیں:

- عبارت کے نفسِ مضمون کو سمجھنے کی کوشش کریں۔
- سوالوں کے جوابات عبارت کے مجموعی تاثر کے پیشِ نظر دیں۔
- جتنا سوال پوچھا گیا ہے، اُتنا جواب دیں۔ جواب اپنے الفاظ میں لکھیں اور عبارت آرائی سے گریز کریں۔

۴۔ درج ذیل عبارت کو پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیں۔

ایک مغربی مؤرخ سٹینلے والپرٹ (Stanley Wolpert) نے قائداعظمؒ کے بارے میں لکھا: ''دنیا میں فقط چند افراد ہی ایسے ہوں گے جنھوں نے انفرادی طور پر معنی خیز انداز میں تاریخ کے دھارے کو تبدیل کر دیا ہو۔ شاید گنتی کے چند لوگ ہی ہوں گے جنھوں نے دنیا کے نقشے میں ترمیم کر دی ہو اور شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے کسی بکھری ہوئی قوم کو ایک بنا کر اُسے ایک ملک دے دیا ہو۔ محمد علی جناحؒ نے یہ تینوں کارنامے انجام دیے۔''

قائداعظمؒ کی مسلسل جان فشانیوں کے بعد بالآخر حکومتِ برطانیہ اور کانگرس نے ۳ جون ۱۹۴۷ء کو مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور اسی روز قائداعظمؒ نے آل انڈیا ریڈیو سے اپنی تقریر میں مسلم لیگ کے نقطۂ نظر کے ساتھ پاکستان زندہ باد کے الفاظ کا اعلان کر دیا۔ اس طرح ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو مملکتِ خداداد پاکستان وجود میں آ گئی۔ قوم نے اپنے عظیم محسن کی گراں قدر خدمات کے اعتراف کے طور پر انھیں ''قائداعظمؒ'' اور ''بابائے قوم'' اور ان کی بہن فاطمہ جناح کو جدوجہدِ آزادی میں اپنے بھائی کی شریکِ کار تھیں ''مادرِ ملت'' کے القابات دیے۔

سوالات:

(الف) معروف مغربی مؤرخ سٹینلے والپرٹ (Stanley Wolpert) نے قائداعظمؒ کے بارے کیا لکھا؟

جواب: معروف مغربی مؤرخ سٹینلے والپرٹ (Stanley Wolpert) نے قائداعظمؒ کے بارے میں لکھا: ''دنیا میں فقط چند افراد ہی ایسے ہوں گے جنھوں نے انفرادی طور پر معنی خیز انداز میں تاریخ کے دھارے کو تبدیل کر دیا ہو۔ شاید گنتی کے چند لوگ ہی ہوں گے جنھوں نے دنیا کے نقشے میں ترمیم کر دی ہو اور شاید ہی کوئی ایسا شخص ہو جس نے کسی بکھری ہوئی قوم کو ایک بنا کر اُسے ایک ملک دے دیا ہو۔ محمد علی جناحؒ نے یہ تینوں کارنامے انجام دیے۔''

(ب) قائداعظمؒ نے ''پاکستان زندہ باد'' کے الفاظ کا استعمال کب کیا؟

جواب: قائداعظمؒ کی مسلسل جان فشانیوں کے بعد بالآخر حکومتِ برطانیہ اور کانگرس نے ۳ جون ۱۹۴۷ء کو مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور اسی روز قائداعظمؒ نے آل انڈیا ریڈیو سے اپنی تقریر میں مسلم لیگ کے نقطۂ نظر کے ساتھ پاکستان زندہ باد کے الفاظ کا اعلان کر دیا۔

www.ilmkidunya.com

(ج) مملکتِ خداداد پاکستان کب وجود میں آئی؟

جواب: مملکتِ خداداد پاکستان ۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو وجود میں آئی۔

(د) قوم نے قائداعظمؒ کی بہن محترمہ فاطمہ جناح کو کیا لقب دیا؟

جواب: قوم نے قائداعظمؒ کی بہن محترمہ فاطمہ جناح کو جدوجہدِ آزادی میں اپنے بھائی کی شریکِ کار بننے پر "مادرِ ملت" کے لقب دیا۔

(ہ) اس تحریر کا ایک عنوان تحریر کریں۔

جواب: ایک منفرد عظیم لیڈر

تذکیروتانیث:

اُردو میں اسم کی صرف دو جنسیں ہیں: مذکر اور مونث۔ یعنی ہر اسم چاہے جان دار کے لیے ہو یا بے جان کے لیے یا تو مذکر ہو گا یا مونث۔ اُردو میں مذکر سے مونث اور مونث سے مذکر کے کوئی حتمی اُصول نہیں اور عام طور پر لفظوں کی تذکیروتانیث زبان دان لوگوں کے ذریعے اور چلن کی بنیاد ہی پر معلوم ہوتی ہے، تاہم قواعد جاننے والوں نے اس کے کچھ قاعدے قانون بھی بنائے ہیں۔ ان میں سے غیر حقیقی اسموں کی تذکیروتانیث کے چند اُصول یہ ہیں:

- سوائے جمعرات کے تمام دنوں کے نام مذکر ہیں۔
- منٹ، گھنٹہ، دن، مہینا، سال مذکر ہیں، البتہ "رات" مونث ہے۔
- پہاڑوں، پتھروں اور ان کی تمام قسموں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔
- شہروں اور ملکوں کے نام مذکر ہیں۔
- تمام دریاؤں کے نام مذکر، البتہ ندیوں کے نام مونث بولے جاتے ہیں۔
- تمام ستاروں اور سیاروں کے نام مذکر بولے جاتے ہیں۔
- تمام زبانوں اور نمازوں کے نام مونث بولے جاتے ہیں۔
- بول چال کی زبان میں ان الفاظ کو مذکر بولا جاتا ہے: بے ہوش، درد، نسخہ، پرہیز، عیش، فوٹو، اخبار، لالچ، تار، لفافہ، خط، ٹکٹ، کارڈ، مریض، مزاج، علاج، مرہم، ماضی، انتظار، کلام، ارتقا۔
- ان الفاظ کو مونث بولا جاتا ہے: زبان، دوا، بھوک، پیاس، ترازو، کرسی، راہ، گھاس، سرسوں، کیچڑ، پتنگ، سائیکل، چھت، دیوار، آواز

۵۔ درج ذیل اسما میں سے مذکر اور مونث الگ الگ کریں۔

مقبرہ قوم کھڑکی بات پیڑ مہارت باغ مکان پانی

سوگ جڑی بوٹیاں علاج مالی میز پودا جتن شناخت بارش

جواب:

مذکر	
مقبرہ	باغ
مالی	پودا
مکان	پانی

مونث	
قوم	میز
کھڑکی	بات
جڑی بوٹیاں	شناخت

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

سوگ	جتن	مہارت	بارش
پیڑ	علاج	--	--

۶۔ **درج ذیل اقتباسات کی تشریح کیجیے، تشریح سے پہلے مصنف کا نام اور سبق کا عنوان بھی لکھیے۔**

(الف) وہ اپنے ایک ایک پودے کے پاس بیٹھتا، ان کو پیار کرتا، جھک جھک کے دیکھتا اور ایسا معلوم ہوتا گویا ان سے چپکے چپکے باتیں کر رہا ہے۔ جیسے جیسے وہ بڑھتے، پھلتے پھولتے، اس کا دل بھی بڑھتا اور پھولتا تھا، ان کو توانا اور ٹانٹا دیکھ کر اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ جاتی۔ کبھی کسی پودے میں اتفاق سے کیڑا لگ جاتا یا کوئی اور روگ پیدا ہو جاتا تو اسے بڑا فکر ہوتا۔ بازار سے دوائیں لاتا۔ باغ کے داروغہ یا مجھ سے کہہ کر منگاتا۔ دن بھر اسی میں لگا رہتا اور پودے کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے عزیز بیمار کی کرتا ہے۔ ہزار جتن کرتا اور اسے بچا لیتا اور جب تک وہ تن درست نہ ہو جاتا اسے چین نہ آتا۔ اس کے لگائے ہوئے پودے ہمیشہ پروان چڑھے اور کبھی کوئی پیڑ ضائع نہ ہوا۔

سبق کا عنوان : نام دیو۔ مالی

مصنف کا نام : مولوی عبدالحق

ماخذ : چند ہم عصر

تشریح: نام دیو مالی اپنے ہر پودے کے پاس بیٹھتا۔ پیار سے اُن کو دیکھتا۔ دیکھنے والے کو یوں لگتا کہ جیسے وہ اُن سے اپنے دل کی باتیں کرتا ہو۔ توجہ سے دیکھ بھال کی وجہ سے پودے جیسے جیسے بڑھتے مالی کا دل خوشی سے باغ باغ ہو جاتا اور اس کے چہرے پر خوشی سے مسکراہٹ کھل جاتی۔ اگر کسی پودے کو کیڑا وغیرہ لگ جاتا یا مرجھانے لگتا تو نام دیو بہت فکر مند ہو جاتا۔ بازار سے پودوں کی دوائیں سپرے وغیرہ لاتا۔ پورا دن ان بیمار پودوں کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے کسی پیارے کی خدمت کرتا ہو۔ جب تک پودا ٹھیک نہ ہوتا اسے سکون نہ آتا۔ اس کے لگائے ہوئے سب کے سب پودے ہمیشہ پھلتے پھولتے رہے۔ کبھی کچھ بھی ضائع نہ ہوا۔

(ب) ایک سال بارش بہت کم ہوئی۔ کنوؤں اور باؤلیوں میں پانی برائے نام رہ گیا۔ باغ پر آفت ٹوٹ پڑی۔ بہت سے پودے اور پیڑ تلف ہو گئے۔ جو بچ رہے وہ ایسے نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے دق کے بیمار، لیکن نام دیو کا چمن ہرا بھرا تھا۔ وہ دُور دُور سے ایک گھڑا پانی کا سر پر اُٹھا کے لاتا اور پودوں کو سینچتا۔ یہ وہ وقت تھا کہ قحط نے لوگوں کے اوسان خطا کر رکھے تھے اور انھیں پینے کو پانی مشکل سے میسر آتا تھا۔ مگر یہ خدا کا بندہ کہیں نہ کہیں سے لے ہی آتا اور اپنے پودوں کی پیاس بجھاتا۔ جب پانی کی قلت اور بڑھی تو اس نے راتوں کو بھی پانی ڈھونڈ ڈھونڈ کے لانا شروع کیا۔ پانی کیا تھا یوں سمجھیے کہ آدھا پانی اور آدھی کیچڑ ہوتی تھی لیکن یہی گدلا پانی پودوں کے حق میں آبِ حیات تھا۔

تشریح: ایک سال بارش بالکل نہ ہونے کے برابر ہوئی۔ سب تالابوں، کنوؤں اور باؤلیوں میں پانی نام کو بھی نہ رہا۔ باغ تو جیسے اُجڑ کر رہ گیا۔ سب پودے اور درخت سوکھ کر رہ گئے۔ جو پودے سوکھنے سے بچ گئے وہ اس قدر کمزور ہو گئے کہ جیسے دق کے مریض ہوں۔ لیکن صرف وہ باغ جہاں نام دیو کام کرتا تھا وہ ہرا بھرا تھا۔ اس نے قحط کے دنوں میں بھی اپنے پودوں کو پیاسا نہ رہنے دیا۔ وہ دُور دُور سے پیدل چل کر گھڑے بھر بھر کے پانی لاتا اور پودوں کو پانی دیتا۔ جب پانی کی مزید کمی ہوئی تو وہ راتوں کو اُٹھ کر پانی لاتا۔ وہ پانی بھی کیچڑ کی طرح گدلا پانی تھا بس نام ہی کا۔ مگر اللہ کی قدرت کہ یہی پانی پودوں کے لیے زندگی بن گیا۔

www.ilmkidunya.com

سرگرمیاں:

- ''نام دیو۔ مالی'' ایک خاکہ ہے۔ اس خاکے کو کہانی کی صورت میں لکھیں اور ٹیوٹوریل گروپ میں پڑھیں۔
- انٹرنیٹ سے کسی ایسے باغبان کی تصویر تلاش کریں جو دنیا و مافیا سے بے خبر اپنے کام میں مگن ہو اور اس تصویر کو ایک چارٹ پر چسپاں کر کے اسے جماعت کے کمرے میں آویزاں کریں۔

اشاراتِ تدریس:

۱۔ اساتذہ طلبہ کو نام دیو۔ مالی کی مثال دیتے ہوئے بتائیں کہ عظیم شخص وہ ہے جو محنت و مشقت کا دھنی ہو۔

۲۔ اساتذہ طلبہ کو لائبریری سے حاصل کر کے ''چند ہم عصر'' دکھائیں اور طلبہ کو اس کتاب کے دوسرے خاکوں کے عنوانات سے آگاہ کریں، خصوصاً ''گدڑی کا لعل۔ نور خاں'' کے بارے میں قدرے تفصیل سے بتائیں۔

۳۔ اساتذہ اُردو کی ترویج و اشاعت کے حوالے سے مولوی عبدالحق کی خدماتِ جلیلہ پر روشنی ڈالیں۔

۴۔ اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ یہ مولوی عبدالحق ہی تھے جن کی کوششیں رنگ لائیں اور قائد اعظمؒ نے، اُردو کو پاکستان کی قومی زبان قرار دیا اور اُس کے نفاذ کے لیے کوششیں کیں۔

اضافی معروضی سوالات

(1) اس سبق کے مصنف ہیں:

(الف) ابن انشاء (ب) ڈپٹی نذیر احمد (ج) مولوی عبدالحق ✓ (د) غلام عباس

(2) نام دیو تھا ایک:

(الف) حکیم (ب) مزدور (ج) کسان (د) مالی ✓

(3) نام دیو کی ذات تھی ہندوؤں کی ایک نیچ:

(الف) شودر (ب) کھتری (ج) برہمن (د) ڈھیڑ ✓

(4) سچائی، نیکی اور اچھائی کسی کی نہیں ہے:

(الف) جاگیر (ب) میراث ✓ (ج) ذات (د) نیکی

(5) نام دیو مالی تھا:

(الف) مقبرۂ شاہ جہاں کے باغ میں (ب) مقبرۂ نور جہاں کے باغ میں

(ج) مقبرۂ رابعہ درانی کے باغ میں ✓ (د) مقبرۂ اورنگ زیب کے باغ میں

(6) مقبرۂ رابعہ درانی واقعہ تھا:

(الف) لکھنؤ میں (ب) دلی میں ✓ (ج) چندی گڑھ میں (د) اورنگ آباد میں

(7) مقبرۂ رابعہ درانی نگرانی میں تھا:

(الف) تحصیل دار کی (ب) رئیس دلی کی (ج) مولوی عبدالحق کی ✓ (د) مرزا سودا کی

(8) بے مزہ کام، کام نہیں بلکہ:

(الف) مجبوری ہے (ب) ادھوری ہے (ج) بیگار ہے ✓ (د) عیش ہے

(9) مولوی عبدالحق نام دیو کا کام دیکھا کرتے تھے دفتر کی:

(الف) چھت سے (ب) دروازے سے (ج) جھری سے (د) کھڑکی سے ✓

(10) مقبرۂ رابعہ درانی کے داروغہ تھے:

(الف) رئیس لکھنؤ (ب) مولوی عبدالحق ✓ (ج) ڈاکٹر امیر الدین (د) سراج الحق

(11) باغ میں کام کرتے کرتے نام دیو کو شناخت ہو گئی تھی:

(الف) پھلوں کی (ب) پرندوں کی (ج) جڑی بوٹیوں کی ✓ (د) درختوں کی

(12) کسی پیڑ کو اگر روگ لگ جاتا تو نام دیو دوائیاں منگوایا کرتا تھا:

(الف) کسان سے (ب) داروغہ سے ✓ (ج) دوسرے مالی سے (د) ہمسائے سے

جواب

(1)	(ج)	(2)	(د)	(3)	(د)	(4)	(ب)	(5)	(ج)	(6)	(ب)
(7)	(ج)	(8)	(ج)	(9)	(د)	(10)	(ب)	(11)	(ج)	(12)	(ب)

اضافی مختصر سوالات

(1) مولوی عبدالحق کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

جواب: مولوی عبدالحق ۱۸۷۰ء میں یوپی انڈیا کے ایک گاؤں ہاپوڑ میں پیدا ہوئے۔

(2) مولوی عبدالحق نے بی اے کا امتحان کہاں سے پاس کیا؟

جواب: مولوی عبدالحق نے بی اے کا امتحان علی گڑھ سے پاس کیا۔

(3) مولوی عبدالحق ایم اے او کالج علی گڑھ میں کن کے شاگرد رہے؟

جواب: مولوی عبدالحق ایم اے او کالج علی گڑھ میں پروفیسر آرنلڈ اور مولانا شبلی نعمانی کے شاگرد رہے۔

(4) مولوی عبدالحق کس کالج کے پرنسپل رہے؟

جواب: مولوی عبدالحق اورنگ آباد کالج کے پرنسپل رہے۔

(5) مولوی عبدالحق ملازمت سے کب سبکدوش ہوئے؟

جواب: مولوی عبدالحق ۱۹۳۰ء میں ملازمت سے سبکدوش ہو گئے۔

(6) ملازمت سے سبکدوش ہو کر مولوی عبدالحق کس کام میں مصروف ہو گئے؟

جواب: ملازمت سے سبکدوش ہو کر مولوی عبدالحق اردو زبان و ادب کو ترقی دینے میں مصروف ہو گئے۔

www.ilmkidunya.com

(7) مولوی عبدالحق ”انجمن ترقی اُردو“ کے سیکرٹری کب منتخب ہوئے؟

جواب: مولوی عبدالحق ۱۹۱۲ء میں ”انجمن ترقی اُردو“ کے سیکرٹری منتخب ہوئے۔

(8) مولوی عبدالحق ”انجمن ترقی اُردو“ کا دفتر پاکستان کب لائے؟

جواب: مولوی عبدالحق ۱۹۴۹ء میں ”انجمن ترقی اُردو“ کا دفتر پاکستان لائے۔

(9) مولوی عبدالحق کو کن خدمات پر کیا لقب ملا؟

جواب: اُردو کی خدمات کے حوالے سے مولوی عبدالحق کو ”بابائے اُردو“ کا لقب ملا۔

(10) مولوی عبدالحق کا اندازِ تحریر کیسا تھا؟

جواب: آپ کی تحریر میں بے ساختگی اور ستھراپن ہے۔ آپ جگہ جگہ ہندی کے کومل الفاظ استعمال کرتے ہیں۔

(11) مولوی عبدالحق کی دو اہم تصانیف کے نام لکھیں۔

جواب: مولوی عبدالحق کی اہم تصانیف میں ”خطباتِ عبدالحق اور چند ہم عصر“ شامل ہیں۔

(12) نام دیو کہاں مالی تھا؟

جواب: وہ مقبرۂ رابعہ درانی اورنگ آباد (دکن) کے باغ میں مالی تھا۔

(13) مولوی عبدالحق نے اپنے بنگلے کے سامنے چمن بنانے کا کام کس کے سپرد کیا؟

جواب: مولوی عبدالحق نے چمن بنانے کا کام نام دیو مالی کے سپرد کیا۔

(14) بے مزہ کام کے بارے میں مصنف نے کیا کہا؟

جواب: مولوی عبدالحق کے خیال میں ”بے مزہ کام نہیں ہے بلکہ بیگار ہے“۔

(15) باغ کے داروغہ عبدالرحیم خاں فینسی کس قسم کے آدمی تھے؟

جواب: عبدالرحیم خان فینسی خود بھی بڑے محنتی اور مستعد تھے اور دوسروں سے بھی جم کر کام کروایا کرتے تھے۔

(16) انسان فطرتاً کیسا واقع ہوا ہے؟

جواب: انسان فطرتاً کاہل اور کام چور واقع ہوا ہے۔

(17) بارش کم ہوئی تو باغ میں پودوں پر کیا آفت ٹوٹ پڑی؟

جواب: بارش کم ہونے کی وجہ سے بہت سے پیڑ اور پودے تلف ہو گئے تھے باقی نڈھال اور مرجھائے ہوئے تھے جیسے دق کے مریض۔

(18) ڈاکٹر سید سراج الحسن کس عہدے پر فائز تھے؟

جواب: ڈاکٹر سید سراج الحسن اورنگ آباد میں ناظمِ تعلیمات تھے۔

(19) باغ کے دوسرے مالیوں کی حالت کس طرح کی تھی؟

جواب: باغ کے دوسرے مالی آپس میں لڑتے جھگڑتے، سیندھی شراب پیتے اور کام چوری کرتے۔

(20) نام دیو مالی کا مزاج کس قسم کا تھا؟

جواب: وہ بہت سادہ بھولا بھالا اور منکسر المزاج تھا۔ اس کے چہرے پر اور لبوں پر ہر وقت مسکراہٹ کھیلتی رہتی تھی۔

www.ilmkidunya.com

(21) کبھی کسی پودے میں کیڑا لگ جاتا تو نام دیو مالی کیا کرتا تھا؟

جواب: کبھی کسی پودے میں اتفاق سے کیڑا لگ جاتا تو اسے بڑی فکر ہوتی۔ باغ کے داروغے سے کہہ کر بازار سے دوائیں منگواتا۔ دن بھر پودے کی ایسی سیوا کرتا جیسے کوئی ہمدرد اور نیک دل ڈاکٹر اپنے عزیز کی کرتا ہے۔

(22) کام کس وقت ''کام'' محسوس ہوتا ہے؟

جواب: کام اسی وقت کام محسوس ہوتا ہے جب اس میں لذت آنے لگے۔ بے مزہ کام نہیں، بیگار ہے۔

(23) نام دیو مالی نے باغ کو کس قدر پاک وصاف رکھا تھا؟

جواب: نام دیو مالی نے باغ کو رسوئی کے چوکے جیسا پاک وصاف رکھا ہوا تھا۔

(24) کنوؤں اور باؤلیوں میں پانی برائے نام کیوں رہ گیا تھا؟

جواب: بارش بہت کم ہونے کی وجہ سے کنوؤں اور باؤلیوں میں پانی بہت کم رہ گیا تھا۔

(25) پانی کی قلت کے باوجود نام دیو کا باغ ہرا بھرا کیوں تھا؟

جواب: نام دیو دُور دُور سے ایک ایک گھڑا پانی کا سر پر اُٹھا کر لاتا اور پودوں کو سینچتا تھا، اس لیے اس کا باغ ہرا بھرا تھا۔

(26) نام دیو کو شہد کی مکھیوں کی یورش کی خبر کیوں نہ ہوئی؟

جواب: نام دیو اپنے کام میں اتنا مگن تھا کہ اسے شہد کی مکھیوں کی یورش کی خبر نہ ہوئی۔

(27) سبق نام دیو مالی میں مصنف نیکی کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

جواب: نیکی اسی وقت تک نیکی ہے جب تک آدمی کو یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کوئی نیک کام کر رہا ہے۔

(38) نام دیو مالی پودوں کی دیکھ بھال کیسے کرتا؟

جواب: نام دیو اپنے پودوں اور پیڑوں کی اپنی اولاد کی طرح پرورش اور نگہداشت کرتا تھا۔ ان کو سرسبز اور شاداب دیکھ کر ایسا ہی خوش ہوتا، جیسے ماں اپنے بچوں کو دیکھ کر ہوتی ہے۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com